الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین

حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

۲۔مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

۶۔مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرہواں پارہ

٥٩- كتاب بدء الخلق

کتاب اس بیان میں

کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ، وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ [الروم : ٢٧]

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ : كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ. وَهَيْنٌ : مِثْلُ لَيْنٍ ولَيِّنٍ، ومَيْت ومَيِّت.وَضَيْقٌ وَضَيِّقٌ.

﴿أَفَعَيِينَا﴾: أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا. حِيْنَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ.

﴿لُغُوبٍ﴾: النَّصَبُ. ﴿أَطْوَارًا﴾: طَوْرًا كَذَا، وَطَوْرًا كَذَا. عَدَا طَوْرَه : إِي قَدْرَه.

باب اور اللہ پاک نے (سورۂ روم میں) جو فرمایا اس کی تفسیر کہ اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی دفعہ پیدا کیا' اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اس پر اور بھی آسان ہے۔

اور ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے کہا کہ یوں تو دونوں یعنی (پہلی مرتبہ پیدا کرنا پھر دوبارہ زندہ کر دینا) اس کے لئے بالکل آسان ہے۔ (لیکن ایک کو یعنی پیدائش کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کو زیادہ آسان ظاہر کے اعتبار سے کہا) ھَیْنٌ اور ھَیِّنٌ کو لَیْنٌ اور لَیِّنٌ' مَیْتٌ اور مَیِّتٌ' ضَیْقٌ اور ضَیِّقٌ کی طرح (مشدد اور مخفف) دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور سورۂ قٓ میں جو لفظ اَفَعَیِینَا آیا ہے' اس کے معنی ہیں کہ کیا ہمیں پہلی بار پیدا کرنے نے عاجز کر دیا تھا۔ جب اس خدا نے تم کو پیدا کر دیا تھا اور تمہارے مادے کو پیدا کیا اور اسی سورت میں (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) لُغُوْبٌ کے معنی تھکن کے ہیں اور سورۂ نوح میں

رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي)). [أطرافه في: ٧٤٠٤، ٧٤١٢، ٧٤٥٣، ٧٥٥٣، ٧٥٥٤].

غصہ پر غالب ہے۔

تشریح (اس حدیث سے بھی ابتدائے خلق پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔ صفات الٰہی کے لیے جو الفاظ وارد ہو گئے ہیں ان کی حقیقت اللہ کے حوالہ کرنا اور ظاہر پر بلاچوں وچرا ایمان لانا یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

طیبی نے کہا کہ رحمت کے غالب ہونے میں اشارہ ہے کہ رحمت کے مستحقین بھی تعداد کے لحاظ سے غضب کے مستحقین پر غالب رہیں گے' رحمت ایسے لوگوں پر بھی ہو گی جن سے نیکیوں کا صدور ہی نہیں ہوا۔ بر خلاف اس کے غضب ان ہی لوگوں پر ہو گا جن سے گناہوں کا صدور ثابت ہو گا۔ اللھم ارحم علینا یا ارحم الراحمین

٢- بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ،

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿اللهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ، يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾ [الطلاق: ١٢]. ﴿وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ﴾: السَّمَاءُ. ﴿سَمْكَهَا﴾: بَنَاءَهَا. كَانَ فِيهَا حَيَوَانٌ ﴿الْحُبُكُ﴾: اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. ﴿وَأَذِنَتْ﴾: سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ. ﴿وَأَلْقَتْ﴾: أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتَى. ﴿وَتَخَلَّتْ﴾ عَنْهُمْ. ﴿طَحَاهَا﴾ دَحَاهَا. ﴿السَّاهِرَةِ﴾: وَجْهُ الأَرْضِ، كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

باب سات زمینوں کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ طلاق میں فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے پیدا کئے سات آسمان اور آسمان ہی کی طرح سات زمینیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام ان کے درمیان اترتے ہیں۔ یہ اس لئے تا کہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے اعتبار سے گھیر رکھا ہے اور سورۂ طور میں والسقف المرفوع سے مراد آسمان ہے اور سورۂ والنازعات میں جو ﴿رفع سمکھا﴾ ہے سمک کے معنی بناء عمارت کے ہیں۔ اور سورۂ والذاریات میں جو حبک کا لفظ آیا ہے اس کے معنی برابر ہونا یعنی ہموار اور خوبصورت ہونا۔ سورۂ اذا السماء انشقت میں جو لفظ اذنت ہے اس کا معنی سن لیا اور مان لیا' اور لفظ القت کا معنی جتنے مردے اس میں تھے ان کو نکال کر باہر ڈال دیا' خالی ہو گئی۔ اور سورہ واللیل میں جو لفظ طحاھا ہے اس کے معنی بچھایا۔ اور سورۂ والنازعات میں جو ساھرۃ کا لفظ ہے اس کے معنی روئے زمین کے ہیں' وہیں جاندار رہتے سوتے اور جاگتے ہیں۔

جن کے لیے' زمین گویا ایک بچھونا ہے جو اللہ پاک نے خود بچھا دیا ہے۔ جس کے بارے میں یہ ارشاد بھی ہے ﴿ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴾ (طہ: ۵۵) یعنی ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا' اور اسی میں ہم تم کو لوٹا دیں گے' اور قیامت کے دن قبروں سے تم کو نکال کر میدان قیامت میں حاضر کریں گے۔

نص قرآنی سے سات آسمانوں اور ان ہی کی طرح سات زمینوں کا وجود ثابت ہوا' پس جو ان کا انکار کرے وہ گویا قرآن ہی کا انکار کر رہا ہے۔ اب سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بے حد کھوج میں لگنا انسانی حدود اختیارات سے آگے تجاوز کرنا ہے ؎

تو کار زمین رانکو ساختی کہ بآسماں نیز پر داختی

٣١٩٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ - فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)). [راجع: ٢٤٥٣]

(٣١٩٥) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی' انہیں علی بن مبارک نے کہا' ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا' ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے' ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے' ان کا ایک دوسرے صاحب سے ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے (جواب میں) فرمایا' ابوسلمہ! کسی کی زمین (کے ناحق لینے) سے بچو' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے (زمین کے بارے میں) ظلم کیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

٣١٩٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَومَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ)). [راجع: ٢٤٥٤]

(٣١٩٦) ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا' انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' انہیں موسیٰ بن عقبہ نے' انہیں سالم بن عبداللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ ناحق لے لیا' تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

ان احادیث سے سات زمینوں کا ثبوت حاصل ہوا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں آسانوں اور زمینوں کا سات سات ہونا ایک اٹل حقیقت ہے۔

٣١٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَومَ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ. السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلاَثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ - ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ - وَرَجَبُ مضرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادِي

(٣١٩٧) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا' ان سے ابوبکرہ کے صاحب زادے (عبدالرحمٰن) نے بیان کیا اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زمانہ گھوم پھر کر اسی حالت پر آ گیا جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی۔ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے' چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں۔ تین تو پے در پے۔ ذیقعدہ' ذی الحجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے